احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

منگل 15 مئی 2007ء

روزنامہ
الفضل
C.P.L 29-FD   ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

منگل 15 مئی 2007ء 27 ربیع الثانی 1428 ہجری 15 ہجرت 1386 ہش جلد 57-92 نمبر 106

سراپا پیار

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ انصار سے ملنے کیلئے تشریف لے جاتے تھے۔ ان کے بچوں کو سلام کرتے اور ان کے سروں پر ہاتھ پھیرتے تھے۔

(صحیح ابن حبان جلد2 صفحہ206 حدیث :459)

اللہ تعالیٰ کی صفت السلام کے معانی اور پُرمعارف تشریح کا بیان

السلام خدا ہر قسم کے عیب سے پاک اور تمام نقائص سے مبرّا ہے

سلامتی اختیار کرنے اور سلامتی کا پیغام پھیلانے سے ہی انسان اللہ تعالیٰ کا صحیح پرتو بن سکتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 11 مئی 2007ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 11 مئی 2007ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے اللہ تعالیٰ کی صفت السلام کے معانی اور پرمعارف تشریح بیان کی۔ حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے مختلف مفسرین اور اہل لغت کے حوالے سے لفظ السلام کے معانی اور تشریح بیان کی اور فرمایا کہ السلام خدا تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے اور مطلب یہ ہے کہ وہ ہر نقص اور فنا سے سلامت ہے۔ حدیث میں مذکور الفاظ انت السلام کے معانی ہیں کہ تو ہر قسم کے عیب سے پاک اور تمام نقائص سے مبرّا ہے اور منک السلام سے مراد ہے کہ تو وہ ذات ہے جو بے کس شخص کو ناپسندیدہ اور تکلیف دہ امور سے محفوظ کرتی ہے۔ اس کا ایک معنی یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ جنت میں مومنوں کو سلامتی کا تحفہ عطا کرتا ہے جیسا کہ فرمایا کہ ان کو سلام کہا جائے گا جو بار بار رحم کرنے والے رب کی طرف سے ان کیلئے پیغام ہوگا۔ پھر فرمایا کہ تم سلام کو پھیلاؤ، یہ سلام کا پھیلانا آپس میں محبت پیدا کرنے اور معاشرے میں امن قائم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ آنحضرتؐ نے بے شمار مواقع پر سلام کو رواج دینے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ جب صحابہؓ نے آپؐ سے پوچھا کہ کونسا اسلام بہتر ہے تو آپؐ نے فرمایا کہ کھانا کھلاؤ اور سلام کہو ہر اس شخص کو جسے تم جانتے ہو یا نہیں جانتے۔ پس اس سے حقوق العباد کی طرف بھی توجہ پیدا ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا کہ کوئی شخص صفت السلام سے اس وقت تک متصف نہیں ہوسکتا جبتک دوسرے لوگ اس کی زبان اور ہاتھ سے محفوظ نہیں ہیں۔ السلام صفت کی ایک خاصیت یہ ہے کہ وہ تکالیف اور مصائب کو دور کرتی ہے۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو سلامتی کا پیامبر بننا ہوگا۔ حقیقی مومن کا یہ فرض ہے کہ وہ تمام انسانیت کی سلامتی کی ضمانت ہو، تو یہی سلامتی کا تعلق ہے جو دوسروں کو آپ کے اردگرد لے کر آتا ہے، دعوت الی اللہ کے میدان کھلتے ہیں اور صحیح دین کو پہچان کر اس میں شامل ہوجاتے ہیں۔ یہ سلامتی کا پیغام جب اختیار کریں گے اور پھیلائیں گے تو تبھی اللہ تعالیٰ کے صحیح پرتَو بن سکیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہر اس شخص کیلئے جو معاشرے میں سلامتی اور امن کا علمبردار ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے ضمانت ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا ولی ہوگا اور اپنے قرب میں جگہ دے گا۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو بھی اس تعلیم کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرے گا، اسے سلامتی کی راہوں کی طرف اللہ تعالیٰ ہدایت دے گا جو خدا کی طرف لے جانے والی ہیں اور پھر صراط مستقیم پر چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا قرب اسے حاصل ہوگا جس کے حصول کیلئے ہر مومن کو کوشش کرنی چاہئے۔ حضور انور نے جماعت احمدیہ سری لنکا کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے احمدیوں کو صبر وتحمل اور دعاؤں سے کام لینے کی تلقین فرمائی۔ حضور نے احباب جماعت کو دعاؤں کی طرف بھی توجہ دلائی۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے حوالے سے فرمایا کہ السلام کی حقیقت یہ ہے کہ تمہاری روحیں خدا تعالیٰ کے آستانہ پر گر جائیں۔ پس جب یہ حالت ہوگی تو پھر خدا تعالیٰ کی سلامتی کے نیچے ہوں گے اور دنیا کی لعنتیں اور منصوبے ہمارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکیں گے۔ پس ہم حضرت مسیح موعود سے کئے گئے اللہ تعالیٰ کے جو وعدے ہیں ان کے اس وقت وارث بنیں گے جب ہم اس تعلیم کے مطابق صفت السلام کو سمجھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی سلامتی کے نیچے آنے کی کوشش کریں گے۔ پس اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ سلامتی مانگتے رہنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا آج ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے حضرت مسیح موعود کی دوستی کا حق ادا کرتا اور ہر کام سنوارتا چلا جاتا ہے۔ پس ہمیں انفرادی طور پر بھی اس سے فیض پانے کیلئے ان تمام احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جن کی اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت کی۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرنے اور لغویات سے بچنے، جھگڑوں اور فضول مجلسوں سے پہلو بچانے والے ہوں گے تو تبھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی سلامتی کے وارث بن سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

پنجاب کی تمام سرکاری اور نیشنل ٹیسٹنگ سروس سے ملحقہ دیگر یونیورسٹیوں میں

داخلہ ٹیسٹ کا اعلان

پنجاب کی تمام سرکاری اور NTS سے ملحقہ یونیورسٹیوں میں داخلے کے خواہشمند امیدواروں کو متعلقہ یونیورسٹی میں داخلے کیلئے درخواست دینے سے قبل نیشنل ٹیسٹنگ سروس کے زیر اہتمام شیڈیول کے مطابق National Aptitude Test پاس کرنا ہوگا۔ تعلیمی سال 2007ء سے صوبہ پنجاب میں میڈیکل اور انجینئرنگ یونیورسٹیوں کے علاوہ تمام پروگراموں میں داخلے کیلئے NAT کے نتائج لاگو ہونگے۔ امیدواروں کو NTS کے شیڈیول کے مطابق متعلقہ NAT میں شرکت کیلئے درج ذیل طریق کار کے مطابق رجسٹریشن کروانا ہوگی۔

(i) NTS رجسٹریشن فارم اور بینک ڈیپازٹ سلپ این ٹی ایس کی ویب سائٹ www.nts.org.pk سے ڈاؤن لوڈ کئے جاسکتے ہیں۔

(ii) مجوزہ ڈیپازٹ سلپ کے ذریعے یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ، الائیڈ بینک لمیٹڈ یا حبیب بینک لمیٹڈ کی آن لائن شاخوں میں مبلغ -/300 روپے جمع کروائیں۔

(iii) پُرشدہ رجسٹریشن فارم کے ہمراہ اصل ڈیپازٹ سلپ منسلک کریں اور NTS اسلام آباد کے ایڈریس Plaza 2000, 1-8 (Markaz Islamabad) پر بذریعہ ڈاک ارسال کریں۔ لفافے پر ٹکٹ لگانے کی ضرورت نہیں بلکہ NTS وصولی پر ڈاک کے چارجز ادا کرے گا۔ لفافے کے دائیں بالائی کونے پر ٹیسٹ کا نام اور کیٹیگری لکھنا ہرگز نہ بھولیں۔ NTS، ٹیسٹ کی تاریخ سے 10 دن قبل رول نمبر سلپ بھیج دے گا۔ رزلٹ دس دن بعد ویب سائٹ پر ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ امیدواروں کو متعلقہ یونیورسٹیوں میں داخلے کے اعلان پر NTS کے رزلٹ کارڈ کی نقل کے ساتھ درخواستیں جمع کروانا ہوں گی۔

(باقی صفحہ 7 پر)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ مالکِ کُل ہے۔ وہ سزا دینے پر بھی قدرت رکھتا ہے اور بخشنے پر بھی

جزا سزا کے وقت کو ہمیشہ سامنے رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا رحم اور فضل مانگنا چاہئے

حضرت اقدس مسیح موعود کے ارشادات کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت مالکیت سے فیض پانے کے لئے نہایت اہم نصائح

ربوہ میں سلسلہ کے پرانے کارکن چوہدری عبداللطیف صاحب اوورسیئر کی وفات اور ان کی خوبیوں کا تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 30 / مارچ 2007ء (30 / امان 1386 ہجری شمسی)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

اللہ تعالیٰ جو مالک کل ہے۔ جو آسمان کا بھی مالک ہے اور زمین کا بھی مالک ہے۔ کوئی چیز اس کے قبضہ قدرت سے باہر نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے مالک اور اَلْمُلْك ہونے کی صفت کو قرآن کریم میں مختلف رنگ میں مختلف مضامین کے ساتھ بیان فرمایا ہے اور یہ ہر مومن کا فرض بنتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس صفت کا ادراک حاصل کرے، اسے ذہن میں رکھے اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے اس کے بتائے ہوئے راستے پر چلے، اس کی عبادات کی طرف توجہ دے، اس کے احکامات پر عمل کرے، اس کی مخلوق کے حقوق ادا کرے۔ وہ جو مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْن ہے۔ اُس سے اس دن سے ڈرے جس دن جزا سزا کا فیصلہ ہوگا۔ کوئی بھی عقلمند انسان اس دن اپنے زعم میں یہ خیال کرکے کہ مَیں نے زندگی میں بڑے نیک اعمال کئے ہیں، مَیں تو لازماً جنت میں جانے والوں میں سے ہوں، جنت میں جانے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ ایسے ہر شخص کو دنیا بے وقوف کہے گی۔ یہ حدیث ہم کئی بار سن چکے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مَیں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر جنت میں نہیں جا سکتا۔ صحابہ کے پوچھنے پر فرمایا کہ مجھ پر بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہوگا تو مَیں جنت میں جاؤں گا۔

تو جب آپؐ جیسا انسان جس کے لئے یہ زمین و آسمان پیدا کئے گئے، آپؐ جو سب نبیوں سے افضل اور خاتم النبیّین ہیں، آپؐ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (۔) (الاحزاب: 57) اللہ تعالیٰ یقیناً اس نبی پر اپنی رحمت نازل کر رہا ہے اور اس کے فرشتے بھی اس کے لئے دعائیں کر رہے ہیں۔ پس اے مومنو! تم بھی اس پر درود بھیجتے ہوئے دعائیں کرتے رہا کرو اور اس کے لئے سلامتی مانگتے رہا کرو۔ آپ ﷺ جن کا اوڑھنا بچھونا اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا تھا، جن کی راتیں خدا تعالیٰ کی عبادت میں کھڑے اس طرح گزرتی تھیں کہ پاؤں مبارک متورّم ہو جایا کرتے تھے۔ آپؐ کے بارے میں حضرت عائشہؓ گواہی دیتی ہیں کہ آپؐ کے رات اور دن قرآن کریم کی عملی تصویر تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ بھی یہ گواہی دیتا ہے اور اعلان فرماتا ہے کہ (۔) (القلم: 5) کہ تُو نہایت اعلیٰ درجہ کے اخلاق پر قائم ہے۔ یعنی یہ اللہ تعالیٰ کا اعلان ہے کہ تُو اپنے عمل اور تعلیم میں انتہائی درجہ کو پہنچا ہوا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ آپؐ سے یہ اعلان کرواتا ہے کہ (۔) (الانعام: 163)۔ تُو اُن سے کہہ دے کہ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔ ان تمام ضمانتوں کے باوجود، ان تمام عملوں کے باوجود، اپنوں اور غیروں کی گواہی کے باوجود خوف ہے۔ اس لئے نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر یقین نہیں ہے۔ نہیں، بلکہ اس لئے کہ سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا ادراک آپؐ کو تھا۔ اللہ کی مالکیت اور پھر اس کے مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْن ہونے کا صحیح فہم آپؐ کو تھا۔ اس لئے آپؐ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا رحم مانگتے تھے اور یہی آپؐ نے اپنے ماننے والوں کو تلقین فرمائی۔

پس یہی اصل ہے کہ جو مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْن ہے اُس سے اُس کا فضل اور رحم مانگ کر ہی انسان کی بچت ہے۔ کسی کو کیا پتہ کہ کون سا عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابل قبول ہے اور کونسا نہیں اور کس نیت سے کوئی نیکی کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ جانتا ہے۔ ہر انسان کے دل کا حال بظاہر دوسروں کو نیکی کرنے والا بھی نظر آتا ہو تو اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ اس کی نیت کیا تھی۔ ان تمام باتوں اور وعدوں کے باوجود اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا خوف دامنگیر تھا تو ایک عام مومن کو کس قدر اس کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ جہاں اس بات کا اظہار فرماتا ہے کہ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ جزا سزا میرے ہاتھ میں ہے۔، گناہگار کو بھی بخش سکتا ہوں اور بخشتا ہوں۔ وہاں مومنوں کو یہ تسلّی بھی کرواتا ہے کہ جب زمین و آسمان کی ملکیت میری ہے اور ہر چیز پر میری دائمی قدرت ہے۔ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی۔ اس میں ذرہ برابر بھی نہ کبھی کمی واقع ہوئی اور نہ ہو گی۔ تو میرے احکامات پر عمل کر کے خالص میرے لئے ہو کر ہر قسم کے حقوق ادا کرو تو میری پناہ میں رہو گے اور ہر شر سے بچائے جاؤ گے۔ پس اس بات کو سمجھتے ہوئے میرے احکامات پر عمل کرو۔ ورنہ یاد رکھو اگر میرے مقابلے پر کسی اور کی پناہ تلاش کرنے کی کوشش کرو گے تو نقصان اٹھاؤ گے۔ تمہیں کوئی مستقل پناہ نہیں دے سکتا۔ اس دنیا کی عارضی منفعتیں تمہیں بعض دفعہ بہت نظر آتی ہیں لیکن پھر جزا سزا کے دن تمہارے لئے کوئی جائے پناہ نہیں ہوگی۔ اور ایسے تمام لوگ جو کفر میں بڑھے ہوئے ہیں ان کے لئے کوئی جائے پناہ نہیں۔ باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ اپنی بادشاہت میں رحمانیت کے جلوے دکھاتا ہے۔ لیکن اِن کفر میں بڑھے ہوؤں کے لئے جب جزا سزا کا دن آئے گا تو بڑا اکڑا اور دشوار گزار دن ہوگا۔ پس اگر اللہ تعالیٰ کے اُس دن اللہ تعالیٰ کی رحمانیت سے فیض پانا ہے تو اس کے بتائے ہوئے رستوں پر چلو اور پھر بھی یہ خوف دامن گیر رہے کہ وہ قادر مطلق ہے، ہماری کسی غلطی پر ہمیں پکڑ نہ لے اس لئے ہمیشہ ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ اس آسمان و زمین کے مالک سے رحمت اور بخشش کے طلبگار رہیں۔ اس سے گناہوں اور غلطیوں کے باوجود رحم اور بخشش کے امیدوار رہیں۔ اس لئے کہ وہ مالک اور بادشاہ ہے۔ اس نے فرمایا ہے کہ مَیں عدل سے بالا ہو کر انعام و احسان کرتا ہوں۔ اگر صرف عدل کا معاملہ ہو تو بہت سے لوگ پکڑ میں آ سکتے ہیں۔

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

کہتے ہیں کسی پر قتل کا الزام لگایا گیا جب کہ وہ بے قصور تھا۔ اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے اللہ تعالیٰ انصاف کر اور مجھے اس سزا سے بچا، تُو جانتا ہے کہ غلط الزام ہے۔ باوجود اس کے کہ وہ نیک آدمی تھا، دعائیں قبول ہوتی تھیں اس کی دعا قبول نہیں ہوئی اور اس کو پھانسی کی سزا سنائی گئی۔ اس نے پھر اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی کہ تُو تو سب سے زیادہ انصاف کرنے والوں سے زیادہ انصاف کرنے والا ہے۔ تجھے پتہ ہے کہ جس جرم میں یہ سزا سنائی گئی ہے وہ مَیں نے نہیں کیا۔ تو اس پر اُسے بتایا گیا کہ تُو نے انصاف مانگا تھا تو انصاف یہی ہے جو تجھے مل گیا۔ گو کہ تو آج ایک غلط الزام میں پکڑا گیا ہے یا سزا سنائی گئی ہے۔ لیکن فلاں وقت تو نے ایک جانور کو یا کیڑے کو ظالمانہ طریقے پر مارا تھا تو آج تجھ سے اس عمل کی پاداش میں یہ سلوک ہو رہا ہے۔

پس یہ خوف کا مقام ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اپنے زعم میں بعض لوگ جو سمجھتے ہیں کہ ہم نے بڑے نیک اعمال کئے یا لوگ کسی کو نیک اعمال کرنے والا سمجھ رہے ہوتے ہیں ان سے بھی غلطیاں ہو جاتی ہیں۔ اس لئے جزا سزا کے وقت کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے اور سامنے رکھتے ہوئے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا رحم اور فضل مانگنا چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ کی بخشش کی آغوش میں آ سکیں۔ پس آنحضرت ﷺ نے اپنی سنت سے اپنی دعاؤں سے جو ہمیں یہ نکتہ سمجھایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خشیت ہر وقت دل میں رکھو یہی یاد رکھنے کے قابل چیز ہے۔

حضرت عائشہؓ نے آپؐ کی ایک دعا کے بارے میں بیان کیا کہ آپؐ ہر نماز میں پڑھتے تھے۔ (۔) کہ اے اللہ تو پاک ہے، اے ہمارے رب اپنی حمد کے ساتھ اے اللہ مجھے بخش دے۔

(صحیح بخاری۔ کتاب الأذان۔ باب الدعا فی الرکوع)

پس بخشش، رحم اور فضل مانگنے کی ضرورت ہے، نہ کہ عدل اور انصاف۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہمارے اندرونے کو ہم سے بہتر جانتا ہے۔ پس احکام پر عمل کر کے بھی حق کے طور پر نہیں بلکہ پھر فضل کے طور پر خدا تعالیٰ سے مانگنا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: "اللہ تعالیٰ نے مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْن کیوں کہا اور عَادِلِ يَوْمِ الدِّيْن (کیوں) نہیں کہا تو واضح ہو کہ اس میں بھید یہ ہے کہ عدل کا تصور اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک حقوق کو تسلیم نہ کر لیا جائے اور جہانوں کے پروردگار خدا پر تو کسی کا کوئی حق نہیں اور آخرت کی نجات خدا تعالیٰ کی طرف سے ان لوگوں کے لئے محض ایک عطیہ ہے جو اس پر ایمان لائے اور جنہوں نے اس کی اطاعت کرنے اور اس کے احکام کو قبول کرنے، اس کی عبادت کو بجا لانے اور اس کی معرفت حاصل کرنے کے لئے حیران کن تیزی سے قدم بڑھایا"۔

پس تمام احکامات پر عمل کرنے اور حیران کن تیزی سے قدم نیکیوں کی طرف بڑھانے کے باوجود بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو نیک اجر ملنا ہے وہ حق نہیں ہے۔ جو اُن اعمال کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ اِس دنیا میں بھی اور اُس دنیا میں بھی ہمیں عطا فرماتا ہے، جس کا اس نے وعدہ کیا ہوا ہے بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطیہ ہے، احسان ہے۔ اور کوئی عقلمند انسان عطیہ اور احسان کو حق نہیں سمجھ سکتا۔ اور اس عطیہ کی انتہا اس وقت ہوتی ہے، اس کی مالکیت کا جلوہ اس وقت انتہا کو پہنچتا ہے جس کے بارے میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ "... گو وہ اطاعت کے معاملے کو پورے کمال تک نہ پہنچا سکے اور نہ عبادت کا پورا حق ادا کر سکے ہوں اور نہ ہی معرفت کی حقیقت کو پوری طرح پا سکے ہوں۔ لیکن ان باتوں کے حصول کے شدید خواہش مند رہے ہوں..."۔ یعنی حصول تو نہ ہو۔ اس چیز کو، ان نیکیوں کو پا تو نہ سکے ہوں لیکن ان کی خواہش ہو۔ حصول کی طرف بڑھنے کی کوشش ہو اور شدید خواہش کی ابتداء ہو چکی ہو تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو بھی نیک جزا دیتا ہے۔ کیونکہ یہ عطیہ اور احسان ہے اور مالک حق رکھتا ہے جس پر جتنا چاہے احسان کرے۔ اگر اللہ تعالیٰ صرف عدل کرنے والا ہوتا تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے وہ لوگ حصہ نہ پا سکتے جو صرف کوشش کرنے والے ہیں۔ کیونکہ ایسے لوگوں نے وہ مرتبہ حاصل نہیں کیا جس کے حصول کی وہ کوشش کر رہے ہوتے ہیں۔ اسی طرح بدی کرنے والوں کے متعلق آپ نے فرمایا کہ "(جو) بُرے عمل کرتے رہے اور بدی کرنے پر اپنی جرأت میں ترقی کرتے گئے۔ اور وہ (بدی کے کاموں سے) رکنے والے نہ تھے"۔

(کرامات الصادقین۔ عربی سے اردو ترجمہ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود جلد اول صفحہ 135-136)

ایسے لوگ پھر اللہ تعالیٰ کی سزا کے اندر آتے ہیں۔ تو مالک کیونکہ با اختیار ہوتا ہے اس لئے عدل سے بڑھ کر احسان کر سکتا ہے۔ ہمیشہ احسان اور بخشش کی دعا مانگنی چاہئے ورنہ انصاف تو پھر اُسی طرح ہوگا جس طرح مَیں نے پہلے ایک مثال دی ہے۔ لیکن یہ جو بدی کرنے والے ہیں یہ بھی اگر اصرار نہ کریں اور نیکی کی طرف قدم بڑھانا شروع کر دیں۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (۔) (آل عمران: 136) یعنی نیز وہ لوگ جو کسی بے حیائی کا ارتکاب کر بیٹھیں یا اپنی جانوں پر کوئی ظلم کریں تو اللہ کا بہت ذکر کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرتے ہیں اور اللہ کے سوا کون ہے جو گناہ بخشتا ہے اور جو کچھ وہ کر بیٹھے ہوں اس پر جانتے بوجھتے ہوئے اصرار نہیں کرتے۔ لیکن اگر اصرار کریں گے تو پھر اللہ تعالیٰ کی پکڑ کے نیچے آتے ہیں۔ پس ایسے محسن مالک کے دَر پر نہ جھکنا کتنی بڑی بدبختی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی عقل دے جو خدا کے مقابلے پر دوسرے خدا بنا بیٹھے ہیں اور یہ عقل انہیں آ جائے کہ وہ ایک خدا ہے جو دائمی قدرت کا مالک ہے۔ زمین و آسمان میں اس کی بادشاہت ہے اور اسی کی طرف ہمیں لوٹ کر جانا ہے۔ اُس کے علاوہ جسے بھی تم اپنا دوست اور مددگار بناتے ہو تو تمہارے کسی کام نہیں آ سکتا۔ پس اس قادر و مقتدر خدا کے آگے جھکو اور اس کے احسان سے جزا سزا کے دن فیض پاؤ۔

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے اپنی کتاب "حیات قدسی" میں جو انہوں نے لکھی ہوئی ہے، حضرت میر ناصر نواب صاحب کے حوالے سے حضرت مسیح موعود کی بیان فرمودہ ایک حکایت درج کی ہے جس سے پتہ لگتا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ یہاں اس دنیا میں بھی جزا سزا کا فیصلہ کرتا ہے۔ لکھتے ہیں کہ "حضرت داؤد کے زمانے کی بات ہے کہ ایک درویش حجرہ نشین، جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا رہتا تھا اور خلوت نشینی اس کا محبوب شغل تھا علیحدہ کمرے میں بند رہتا تھا۔ ایک دن جب وہ ذکر الٰہی میں مشغول تھا۔ اس کے ...... دل میں یہ شدید خواہش پیدا ہوئی کہ اگر لحم البقر ملے تو مَیں کھاؤں۔ (یعنی گائے کا گوشت کھانے کی اس کو خواہش پیدا ہوئی) چنانچہ یہ خواہش جب شدت کے ساتھ اسے محسوس ہوئی تو ایک قریب البلوغ، ایسا گائے کا بچھڑا جو قریباً جوانی کی عمر کو پہنچنے والا تھا اس کے حجرہ کے اندر خود بخود آ گیا اور اس کے گھسنے کے ساتھ ہی اس کے دل میں یہ خیال آیا کہ یہ گائے کا بچہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے میری خواہش پر اس حجرہ میں آیا ہے۔ اس لئے اس نے اسے ذبح کیا تا کہ اس کا گوشت کھا کر اپنی خواہش پوری کرے۔ جب ابھی ذبح کیا ہی تھا کہ اوپر سے ایک شخص آ گیا اور یہ دیکھ کر کہ اس درویش نے بچھڑا ذبح کیا ہے غضبناک ہو کر بولا کہ یہ میرا جانور ہے، تم نے اسے ذبح کیوں کیا۔ تُو اس جانور کو یہاں چوری کر کے لے آیا پھر ذبح کر لیا یہ مجرمانہ فعل ہے۔ میں اس پر عدالت میں استغاثہ دائر کروں گا۔ چنانچہ اس شخص نے بحیثیت مدعی حضرت داؤد کی عدالت میں مقدمہ دائر کر دیا۔ عدالت نے مجرم کو طلب کیا اور حضرت داؤد نے اس درویش سے پوچھا کہ یہ شخص جو بحیثیت مدعی تجھ پر الزام لگاتا ہے کہ تُو نے ایسا ایسا فعل کیا ہے اس الزام کا تمہارے پاس کیا جواب ہے۔ اس کے متعلق اس درویش نے بیان کیا کہ میرے والد جب کہ مَیں چھوٹا ہی تھا تجارت کے لئے کسی ملک میں گئے۔ اس کے بعد مَیں جوان ہوا اور اسے عرصہ دراز گزر گیا۔ مَیں نے کچھ تعلیم حاصل کر کے بعض اہل اللہ سے تعلق پیدا کیا اور گوشہ نشینی کو اختیار کر لیا۔ اسی اثناء میں جبکہ مَیں ذکر الٰہی میں مصروف تھا میرے دل میں گائے کا گوشت کھانے کی خواہش پیدا ہوئی۔ اس خواہش کی حالت میں یہ گائے کا بچھڑا میرے حجرہ میں آ گیا۔ مَیں نے یہی سمجھا کہ اللہ تعالیٰ نے میری خواہش کو پورا کرنے کے لئے یہ گائے کا بچھڑا میرے حجرہ میں بھیج دیا ہے۔ اس لئے مَیں نے اسے ذبح کر لیا۔ یہ شخص اوپر سے آ گیا اور غضبناک ہو کر بولا کہ تُو نے میرا جانور چرایا ہے اور پھر ذبح بھی کر لیا ہے اور مَیں عدالت میں مقدمہ دائر کروں گا۔ چنانچہ اسی بناء پر

یہ مجھے ملزم قرار دیتا ہے۔ مَیں تو سمجھا تھا اللہ تعالیٰ نے میری خواہش کے مطابق بھیجا ہے۔ اب جو فیصلہ عدالت کے نزدیک مناسب ہو وہ فیصلہ کردے۔

حضرت داؤد کے دل پر اس درویش کے بیان سے بلحاظ اس کی نیکی اور پارسائی اور عاجزانہ حالت کے خاص اثر ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ اچھا اس وقت جاؤ اور فلاں تاریخ کو دونوں مدعی جس نے درخواست دی تھی اور مدعاعلیہ جو دوسرا تھا، جس پر الزام لگایا گیا تھا دونوں حاضر ہو جاؤ تا فیصلہ سنا دیا جائے۔ جب مدعی اور ملزم دونوں عدالت سے رخصت کئے گئے تو حضرت داؤدؑ نے اللہ تعالیٰ کے حضور بہت دعا کی کہ اے میرے خدا میری عدالت سے کسی کیس کے متعلق ناروا فیصلہ ہونا جو تیرے نزدیک اپنے اندر ظلم کا شائبہ رکھتا ہو میں قطعاً پسند نہیں کرتا۔ تو اس مقدمہ میں میری راہنمائی فرما اور اصل حقیقت جو بھی ہے، مجھ پر منکشف فرما، کھول دے۔ جب حضرت داؤد نے نہایت تضرع سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بتایا گیا کہ جو کچھ درویش نے بیان کیا ہے وہ بالکل درست ہے اور ذکر کی حالت میں اس درویش کے دل میں یہ خواہش ہم نے ہی ڈالی اور گائے کا بچھڑا بھی ہمارے ہی تصرف کے ماتحت درویش کے حجرہ میں لایا گیا اور پھر اس کا ذبح کیا جانا بھی ہمارے ہی منشاء کے مطابق ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ سب کارروائی ہمارے ہی خاص ارادے کے تحت وقوع میں آئی اور اصل حقیقت یہ ہے کہ اس درویش کا والد جو بہت بڑا تاجر تھا اور مدت تک باہر تجارت کرنے کے بعد لاکھوں روپے کی مالیت حاصل کی اور کئی ریوڑ بھیڑوں اور بکریوں کے اور کئی گلے گائیوں اور اونٹوں کے اس کی ملکیت میں تھے۔ وہ واپس وطن کو آ رہا تھا اور یہ جو مدعی ہے جو یہ کہتا تھا کہ میری گائے کیوں ذبح کرلی۔ یہ نمک حرام اس درویش کے باپ کا نوکر تھا۔ جب وہ تاجر اپنے شہر کے قریب ایک میدان میں اترا اور رات کو سویا تو اس شخص نے جو اس کا نوکر تھا نمک حرامی کی اور چھری سے اس کے اوپر حملہ کرکے، اس چھری سے جس پر اس شخص کا نام بھی لکھا ہوا تھا، اس کا نام کندہ تھا اس تاجر کو قتل کر دیا اور اس میدان کے گوشے میں معمولی سا گڑھا کھود کر اس میں گھسیٹ کر ڈال دیا۔ اس میدان میں اس پر مٹی ڈال کر اس کو دفن کر دیا۔ چنانچہ حضرت داؤدؑ کو خدا تعالیٰ نے کشفی حالت میں وہ میدان اور وہ گڑھا سب کچھ دکھا دیا اور وہ چھری بھی جس سے تاجر قتل کیا گیا تھا اور خون آلود کپڑے بھی جو اس کے ساتھ دفن کئے گئے تھے۔ یہ ساری چیزیں ان کو دکھا دی گئیں اور بتایا کہ ہم نے یہ سب کارروائی اس لئے کروائی کہ اس قاتل کے پاس جس قدر مال مویشی اور روپیہ ہے وہ سب درویش کو جو مقتول تاجر کا بیٹا ہے اور اصل وارث ہے دلایا جائے اور مدعی کو جو درویش کے باپ کا قاتل ہے قصاص کے طور پر قتل کی سزا دلائی جائے۔

جب حاضری کے لئے مقررہ دن کو یہ دونوں حاضر ہوئے تو حضرت داؤد نے اس مدعی کو کہا کہ تم اس درویش کو معاف کردو تمہارے لئے اچھا ہوگا۔ اس مدعی نے عدالت کے کمرے میں شور ڈال دیا کہ دیکھو جی کیا عدالت ہے؟ کیا عدالت یوں ہوتی ہے مجرموں کو بجائے سزا کے مدعی سے معافی دلائی جا رہی ہے۔ ایسا عدل نہ کبھی سنا اور نہ دیکھا۔ حضرت داؤد کے بار بار سمجھانے پر بھی جب مدعی نے عدل عدل کی رٹ لگائی تو آپؑ نے فرمایا کہ بہت اچھا اب ہم عدل ہی کریں گے اور سپاہی کو حکم دیا کہ اس مدعی کو ہتھکڑی لگا لی جائے اور فلاں میدان کی طرف کوچ کیا جائے۔ وہاں پہنچ کر فرمایا کہ یہ قبر کس کی ہے اور اس کا قاتل کون ہے۔ آپ نے چھری جس پر مدعی کا نام بھی لکھا تھا اور تاجر کے خون آلود کپڑے جو ساتھ ہی مدفون تھے۔ وہ سب کچھ گڑھا کھودنے سے قبل ہی بتا دیا کہ یہاں یہاں پڑے ہیں اور یہ بھی بتا دیا کہ جو مدعی ہے یہ اس تاجر کا، جو اس درویش کا باپ ہے، قاتل ہے جسے اس مدعی نے اپنی چھری سے سوئے ہوئے قتل کر دیا تھا۔ اور خدا نے مجھے سب کچھ بتا دیا ہے اور دکھا بھی دیا ہے۔ جیسے کہ بتایا تھا۔ اسی طرح وہاں کی چیزوں کو دیکھا۔ اسی کے مطابق قبر سے چھری بھی نکل آئی اور خون آلود کپڑے بھی نکل آئے۔

چنانچہ جب حضرت داؤد نے مدعی قاتل کو قصاص کے طور پر قتل کا حکم سنایا تو اس پر مدعی کہنے لگا کہ جناب مَیں ملزم کو معافی دیتا ہوں اور مقدمہ واپس لیتا ہوں، آپ بھی مجھے معاف فرمائیں۔ تو حضرت داؤد نے فرمایا کہ اب معافی نہیں دی جاسکتی۔ اب وہی عدل جس کے متعلق عدل عدل کے الفاظ میں تم شور ڈالتے رہے ہو تمہارے ساتھ کیا جائے گا اور اسی کے مطابق عدالت کی کارروائی ہو گی۔ اور اس کے بعد مدعی کو درویش کے تاجر باپ کے قصاص میں قتل کا آخری حکم سنایا گیا۔ جس چھری سے تاجر کو قتل کیا گیا تھا اسی سے بعد اقرار جرم قاتل قتل کر دیا گیا اور جو کچھ مال ومتاع مویشی اور روپیہ اور جائیداد وغیرہ تھی۔ تاجر کی جو چیزیں غصب کی گئی تھیں وہ سب کی سب اس درویش کو جو تاجر کا بیٹا تھا اور وہ اصل وارث تھا اس کو دے دی گئیں۔

(حیات قدسی حصہ چہارم صفحہ 165-169)

اس طرح باوجود انتہائی پیچیدہ معاملے کے اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد کو پوری چیز کھول کر دکھا دی اور انصاف ہو گیا۔ جو عدل مانگ رہا تھا اُس کو عدل سے سزا مل گئی اور جس درویش نے سچ بولا تھا، درویشی میں عمر گزاری۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہے، اس کو اس کا اجر اللہ تعالیٰ نے دے دیا۔ اگر وہ جو ملزم تھا غلطی مان لیتا تو اللہ کے پیارے بھی جو اس کا پَرتو ہوتے ہیں اس پر رحم کرتے۔ لیکن کیونکہ اس نے غلط بات پر اصرار کیا اور اپنے زعم میں دوسروں کو اپنی چالاکی سے دھوکہ دے رہا تھا تو پھر اللہ تعالیٰ کے بندے کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ کی راہنمائی کی وجہ سے سزاوار ہوا، سزا پا گیا۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا وہ اللہ کا نیک بندہ تھا اپنی عاجزی اور نیکی اور سچائی کی جزا اُس کو مل گئی۔

اب مَیں بعض احادیث پیش کرتا ہوں جن میں آنحضرت ﷺ نے اس صفت سے فیض پانے کے جو طریق ہمیں سکھائے ہیں وہ بیان کئے گئے ہیں۔

عامرؓ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نعمانؓ بن بشیر کو فرماتے ہوئے سنا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حلال اور حرام واضح واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان متشابہات ہیں جنہیں بہت سے لوگ نہیں جانتے اور جو بھی متشابہات سے بچتا رہے اس نے اپنے دین اور عزت کو بچا لیا اور جو کوئی اس میں پڑ گیا وہ اس چرواہے کی طرح ہے جو اپنے جانور روکی گئی فصل کے قریب چراتا ہے ممکن ہے کہ وہ اس میں داخل ہو جائیں۔ یاد رکھو کہ ہر مَلِک، بادشاہ کے لئے ایک روک ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی روک دنیا میں اس کے محارم، نواہی، مناہی ہیں۔ خوب یاد رکھو کہ جسم میں ایک لوتھڑا ہے جب وہ ٹھیک ہو تو سارا بدن ٹھیک ہوتا ہے اور جب وہ خراب ہو تو سارا جسم خراب ہوتا ہے اور وہ دل ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الایمان باب فضل من استبراء لدینہ)

اللہ تعالیٰ نے ایک تو واضح احکام فرما دیئے کہ یہ کرنے ہیں اور یہ نہیں کرنے۔ بعض چیزیں ایسی ہیں جن میں جب کسی شک وشبہ کی گنجائش پیدا ہو تو ان سے بچنا چاہئے۔ تقویٰ یہی ہے۔ کیونکہ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جن باتوں سے منع کیا ہے اس کی مثال اس طرح ہے کہ جس طرح کسی بادشاہ کی کوئی رَکھ ہو اور وہاں باڑ لگی ہو۔ فصلیں لگی ہوں اور کوئی اپنی بکریاں چراتا ہوا ان میں چلا جائے۔ پھر فرمایا کہ یہ دل ایک لوتھڑا ہے، جو انسان کے جسم میں ہے۔ اگر یہ ٹھیک ہو تو سارا جسم ٹھیک رہتا ہے۔ اگر یہ خراب ہو جائے تو سارا جسم جو ہے، بدن جو ہے، وہ خراب ہو جاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے احکامات اور اوامر ونواہی جو ہیں جس کے کرنے کا اور نہ کرنے کا اس نے حکم دیا ہے۔ اس کے مطابق زندگی گزارنا اس مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ رحم کو جزا سزا کے دن جذب کرنے والا ہے۔ ورنہ انسان اللہ تعالیٰ کی سزا کے نیچے آسکتا ہے اور دل کی نشاندہی فرما دی کہ تمہارے دلوں سے ہی نیکی اٹھتی ہے اور انہی میں سے بیماریاں پنپتی ہیں۔ پس اگر اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا ہے تو اس کو ہر قسم کے گند سے پاک کرو۔ بعض چیزیں دیکھ کے انسان بعض دفعہ برائی کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ اس کو احساس نہیں رہتا کہ کس گناہ میں پڑنے لگا ہے۔ اس لئے ہمیشہ دل پر نظر رکھنی چاہئے کہ یہی دل ہے جس میں آئے ہوئے خیالات اور اس کے بعد کئے گئے عمل کے مطابق پھر آپ اللہ تعالیٰ سے اجر پانے والے بھی ہو سکتے ہیں اور اس کی سزا کے مورد بھی بن سکتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے ذکر کرنے

والوں کی تلاش میں رستوں میں نکلتے ہیں۔ جب وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کو پا لیتے ہیں تو کہتے ہیں کہ اپنی حاجتیں بیان کرو۔ پھر وہ ایسے لوگوں کو ورلے آسمان تک گھیرے رکھتے ہیں۔ ان کا ربّ ان سے پوچھے گا حالانکہ وہ ان سے زیادہ جاننے والا ہے کہ میرے بندے کیا کہتے ہیں؟ وہ کہیں گے کہ وہ تیری تسبیح کرتے ہیں اور تیری حمد کرتے ہیں اور تیری بڑائی بیان کرتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرشتے کہیں گے اے اللہ! انہوں نے تجھے نہیں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ پھر اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے کہیں گے کہ اگر وہ تجھے دیکھ لیتے تو تیری زیادہ عبادت کرتے اور تیری بڑائی شدّت کے ساتھ بیان کرتے اور تیری تسبیح کثرت کے ساتھ کرتے۔ پھر اللہ فرمائے گا کہ مجھ سے کیا مانگ رہے تھے؟ تو فرشتے کہیں گے کہ وہ جنت مانگ رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا انہوں نے میری جنت دیکھی ہے؟ تو فرشتے جواب دیں گے اے اللہ انہوں نے اس کو نہیں دیکھا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیتے تو ان کی کیا حالت ہوتی۔ وہ عرض کریں گے کہ وہ اگر اس کو دیکھ لیتے تو اس کے حصول کی خواہش اور رغبت ان میں بہت زیادہ بڑھ جاتی۔ پھر اللہ پوچھے گا کہ وہ کس چیز سے پناہ مانگ رہے تھے؟ فرشتے جواب دیں گے کہ آگ سے بچنے کی۔ اللہ فرمائے گا کہ کیا انہوں نے اُسے دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کریں گے کہ اے اللہ! انہوں نے نہیں دیکھا۔ اللہ فرمائے گا کہ اگر وہ اس کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ تو فرشتے جواب دیں گے اے اللہ! وہ اگر اسے دیکھ لیتے تو اور زیادہ ڈرنے والے اور اس سے زیادہ دور بھاگنے والے ہوتے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ مَیں تم کو گواہ ٹھہراتا ہوں کہ مَیں نے ان کو بخش دیا، ان کے اس عمل کی وجہ سے، جنت کی خواہش کی وجہ سے، آگ سے ڈرنے کی وجہ سے ان کو بخش دیا۔ فرشتوں میں سے ایک فرشتہ عرض کرے گا کہ ان میں ایک بندہ ایسا بھی تھا جو اپنی کسی ضرورت کے لئے وہاں آ گیا تھا۔ اللہ فرمائے گا یہ ایسے لوگ ہیں جن کے ساتھ بیٹھنے والے بھی بدنصیب نہیں ہوتے۔ اسے بھی بخشتا ہوں۔

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب فضل ذکر اللہ عزوجل حدیث نمبر 6408)

یہ مالک کا احسان اور انعام ہے کہ نیک لوگوں کے ساتھ بیٹھنے والوں کو بھی بخش دیتا ہے۔ نیکی کو بغیر دیکھے اس کی خواہش کرنے والوں کو بخش دیتا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا یہاں عدل کا سوال نہیں ہے۔ یہاں احسان تقسیم ہو رہا ہے۔ اس کا احسان اس کی مالکیت کے ثبوت کے تحت ہی ہے۔ ان نیک لوگوں میں بیٹھنے والوں کو بھی اللہ تعالیٰ بخش رہا ہے اور فیض پہنچا رہا ہے۔

پھر دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی صفت مالکیّت کے تحت اپنے بندے کے اچھے اور برے اعمال کے لحاظ سے اس سے کیا سلوک کرتا ہے۔ کس طرح اس کی نیکیوں اور بدیوں کا اندراج فرماتا ہے جو کہ جزا سزا کے دن سامنے آنا ہے۔ اس میں بھی کتنی رعایت ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حوالے سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نیکیوں اور بدیوں کو لکھ رہا ہے پھر ان کو بیان بھی کر دیا ہے۔ پس جس نے نیکی کرنے کا ارادہ کیا لیکن اسے نہ کر سکا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اپنے ہاں ایک نیکی شمار کرے گا۔ نیکی کا ارادہ کیا اور عمل نہ کیا تو نیکی شمار ہو گی۔ اگر وہ اس کا ارادہ کرے اور پھر اس پر عمل بھی کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اپنے پاس سے دس سے لے کر سات سو گنا تک بلکہ اس سے بھی زیادہ نیکیاں لکھ دیتا ہے۔ اور جو کوئی بدی کا ارادہ کرے اور پھر اس پر عمل نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اپنے پاس ایک نیکی لکھ دیتا ہے۔ بدی کا ارادہ کیا لیکن عمل نہیں کیا، جھٹک دیا، اللہ تعالیٰ نے نیکی لکھ دی اور وہ اگر اس کا ارادہ کر کے اس پر عمل بھی کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کی ایک بدی کو شمار کرے گا۔

(صحیح بخاری کتاب الرقاق باب من ھم بحسنۃ او بسیئۃ حدیث نمبر 6491)

اللہ تعالیٰ کی صفت مالکیت کے تحت یہ احسان اور انعامات ہیں جو بندوں پر وہ کرتا ہے، جیسا کہ ہمیں پتہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان صفات کا رنگ بندوں کو بھی اپنے اوپر لاگو کرنا چاہئے، چڑھانا چاہئے اور جیسے کہ ہم جانتے ہیں آنحضرت ﷺ سب سے زیادہ ان صفات کا، اللہ تعالیٰ کی جو بھی صفات ہیں، ان کا اظہار اپنی ذات سے کرنے والے تھے۔ ایک دو مثالیں اب میں اس کی دیتا ہوں کہ کس طرح غلبہ اور قدرت ہونے کے باوجود جب آپؐ عرب کے بادشاہ بن چکے تھے آپؐ دشمنوں سے بھی احسان کا سلوک فرماتے تھے۔

عکرمہ بن ابوجہل کا واقعہ بڑا مشہور ہے۔ آنحضرت ﷺ نے ان کے قتل کا حکم دیا تھا اور اس کی وجہ سے یہ تھی کہ یہ خود بھی اور ان کا جوان کے جو والد ابوجہل تھا اس نے بھی مسلمانوں کو بڑی تکلیف پہنچائی تھی اور اس میں بڑی شدت اختیار کرنے والوں میں سے تھا۔ جب عکرمہ کو یہ خبر ملی کہ آنحضرت ﷺ نے اس کے قتل کا حکم دیا ہے۔ تو یمن کی طرف بھاگ گیا۔ اس کے پیچھے پیچھے اس کی بیوی جو اس کی چچازاد بھی تھی اور حارث بن ہشام کی بیٹی تھی، اسلام قبول کرنے کے بعد گئیں اور کشتی پر سوار ہونے سے پہلے عکرمہ کو جا لیا اور پکڑ لیا اور اس کو جا کر کہا کہ مَیں تیرے پاس آئی ہوں اے میرے چچازاد! (خاوند کا حوالہ نہیں دیا، چچازاد کا حوالہ دیا ہے) مَیں تیرے پاس سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے اور سب سے زیادہ نیک سلوک کرنے والے اور لوگوں میں سب سے زیادہ بہتر کے پاس سے آئی ہوں۔ تم اپنے آپ کو برباد نہ کرو۔ مَیں نے تمہارے لئے امان طلب کر لی ہے۔ جانے سے پہلے اس کے لئے آنحضرت ﷺ سے امان طلب کر کے گئی تھیں کہ اگر مَیں اُسے لے آؤں تو۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ٹھیک ہے۔ اگر وہ آ جائے اور اطاعت میں رہے گا تو ٹھیک ہے۔ تو خیر باتیں ہوتی رہیں بڑی مشکل سے مان کر عکرمہ اپنی بیوی کے ساتھ واپس آئے۔ تو آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ اے محمد ﷺ میری بیوی نے مجھے بتایا ہے کہ آپؐ نے مجھے امان دے دی ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ درست کہتی ہے کہ تمہیں امان دی گئی ہے۔ تو اس بات کو سن کر عکرمہ نے کلمہ پڑھ دیا۔ (۔) پھر عکرمہ نے شرم کے باعث اپنا سر جھکا لیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اے عکرمہ! ہر وہ چیز جو میری قدرت میں ہے اگر تم اس میں سے کچھ مجھ سے مانگو تو مَیں تم کو عطا کر دوں گا۔ جتنا بھی ملکیت کا دائرہ ہے، جو کچھ میری قدرت میں ہے، مانگو مَیں تمہیں دوں گا۔ عکرمہ نے کہا کہ مجھے میری وہ تمام زیادتیاں معاف کر دیں جو مَیں آپؐ سے کرتا رہا ہوں۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا (۔) اے اللہ! عکرمہ کو ہر وہ زیادتی جو وہ مجھ سے کرتا رہا ہے بخش دے یا آپؐ نے یہ فرمایا کہ اے اللہ! عکرمہ میرے بارے میں جو بھی کہتا رہا ہے اسے بخش دے۔

(السیرۃ الحلبیہ لعلامہ ابوالفرج نورالدین۔ ذکر فتح مکہ شرفھا اللہ تعالیٰ جلد 3 صفحہ 132)

پھر فتح مکہ کے موقع پر ہی تاریخ میں آتا ہے کہ آنحضور ﷺ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ اے قریش کے گروہ! اللہ تعالیٰ نے تمہاری زمانہ جاہلیت والی نفرت کو ختم کر دیا ہے اور اسے آباء و اجداد کے ذکر کے ساتھ عظمت دی ہے اور تمام لوگ آدم کی اولاد ہیں اور آدم مٹی سے پیدا کئے گئے تھے۔ پھر آنحضور ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ (۔) (سورۃ الحجرات: 14) اے لوگو یقیناً ہم نے تمہیں نر اور مادہ پیدا کیا اور تمہیں قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کیا تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بلاشبہ اللہ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ یقیناً اللہ دائمی علم رکھنے والا اور ہمیشہ باخبر ہے۔

پھر فرمایا: اے قریش! تم مجھ سے کس قسم کے سلوک کی توقع رکھتے ہو؟ قریش نے کہا کہ ہم آپؐ سے بھلائی کی ہی امید رکھتے ہیں کیونکہ آپؐ ہمارے معزز بھائی اور ہمارے معزز بھائی کے بیٹے ہیں۔

ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ سہیل بن عمرو نے اس سوال پر کہا کہ ہم اچھی بات کرتے ہیں اور آپؐ سے اچھی امید وابستہ کرتے ہیں۔ کیونکہ آپؐ ایک معزز بھائی اور معزز بھائی کے بیٹے ہیں اور آپؐ ہم پر قدرت بھی رکھتے ہیں۔ قریش کا یہ جواب سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں ویسا ہی کہتا ہوں جیسا کہ میرے بھائی یوسفؑ نے کہا تھا (۔) (یوسف: 93) آج کے دن تم پر کوئی

ملامت نہیں۔ اللہ تمہیں بخش دے گا۔ وہ سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ جاؤ تم سب لوگ آزاد ہو۔ کہتے ہیں کہ آنحضور ﷺ کا یہ فرمانا تھا کہ وہ لوگ ایسے نکلے جیسے قبروں سے نکلے ہوں اور بعد میں انہوں نے اسلام قبول کرلیا۔

(تلخیص از السیرۃ الحلبیہ جلد 3 صفحہ 140-141 فتح مکہ۔ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

جب غلبہ اور قدرت مل گئی، جب آپؐ بادشاہ بن گئے تو تب بھی آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی صفات کا پَرتو بنتے ہوئے احسان کا سلوک فرمایا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اللہ تعالیٰ کی صفات کے پَرتو بنتے ہوئے اس نبی کی سنت پر چلتے ہوئے، اپنے نفسوں کو قابو میں رکھتے ہوئے، اپنے اپنے دائرے میں ایک دوسرے سے احسن سلوک کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور جزا سزا کے دن ہم ایسے عمل لے کر اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں جو اس کے رحم اور بخشش کو کھینچنے والے ہوں۔

خطبہ ثانیہ میں حضور انور نے فرمایا:

آج ربوہ سے ایک اطلاع ہے کہ ہمارے سلسلہ کے بہت پرانے کارکن چوہدری عبداللطیف صاحب اوورسیئر پرسوں وفات پا گئے تھے۔ .... یہ خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ بڑے پرانے احمدی تھے۔ احمدیت قبول کرنے کی وجہ سے ان کو ان کے عزیزوں نے تمام جدّی جائیداد اور مکانات وغیرہ جو بھی تھے سب سے محروم کر دیا۔ اور بیعت کرنے کے بعد پھر وصیت بھی کی، زندگی وقف بھی کی اور تحریک جدید میں رہے اور شروع میں جو ربوہ کی آبادکاری ہوئی ہے اس میں یہ شامل تھے۔ تمام پلاننگ نقشے اور ساری نشاندہی وغیرہ انہوں نے اس ٹیم میں شامل ہو کر بڑی محنت سے کی بلکہ ربوہ کے ہر پلاٹ کی، سڑک کی، ہر کونے کی حدبندی ان کو زبانی یاد تھی۔ یہ سب کچھ انہوں نے اپنے ہاتھوں سے نکالا ہوا تھا۔ اپنے کام میں بڑے اصولی اور سخت تھے۔ کسی قسم کی رعایت نہیں کرتے تھے اور بڑے محنتی تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔ ربوہ کے جو ابتدائی لوگ ہیں یہ ان میں سے تھے اور بہرحال ربوہ کے نام کے ساتھ جب بھی تاریخ میں نام آئے گا ان لوگوں کا نام بھی آئے گا۔ ابھی نماز جمعہ کے بعد میں انشاء اللہ ان کا جنازہ غائب پڑھاؤں گا۔

محترم عبداللطیف صاحب اوورسیئر کے حالات زندگی

محترم عبداللطیف صاحب اوورسیئر مرحوم کے حالات زندگی ایک انٹرویو کی روشنی میں روزنامہ الفضل مورخہ 7 جون 1990ء میں شائع ہوئے تھے۔ قارئین کے استفادہ کے لئے یہ مضمون دوبارہ شائع کیا جارہا ہے۔

قیام پاکستان کے بعد سے ربوہ کی تعمیر کے سلسلے میں ایک اہم شخصیت کا نام عبداللطیف ہے جس کے ساتھ اوورسیئر ان کی پہچان بن گئی۔

مکرم عبداللطیف صاحب اوورسیئر کے والد مکرم اللہ دتہ صاحب موضع بھٹے کلاں ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے۔ یہیں پر آپ کی پیدائش مئی 1915ء میں ہوئی۔ اس گاؤں کے ایک بزرگ میاں نیاز علی صاحب (جو مکرم حکیم محمد اسلم صاحب فاروقی کے دادا تھے) نے حضرت مسیح موعود کے سفر جہلم کے دوران اپنے بھائی میاں نواب علی صاحب کے ساتھ بیعت کا شرف حاصل کیا تھا۔ یہ بڑا علم دوست خاندان تھا۔ گاؤں میں دینی تعلیم کے لئے فقط اس خاندان پر انحصار کیا جاتا تھا۔ عبداللطیف صاحب اوورسیئر کے والد مکرم اللہ دتہ صاحب، میاں نیاز علی اور میاں نواب علی صاحب کے احمدی ہونے کی وجہ سے ان کی بڑی مخالفت کرتے تھے اور نوک جھوک کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ اس کا اثر تحت الشعور میں عبداللطیف صاحب پر بھی تھا تاہم طبیعت میں کجی نہیں تھی۔

تعلیم

آپ نے 1933ء میں اسلامیہ ہائی سکول سیالکوٹ سے میٹرک کیا۔ اس کے بعد مرے کالج سیالکوٹ سے ایف۔ ایس۔ سی (نان میڈیکل) میں چھ ماہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد گورنمنٹ سکول آف انجینئرنگ، رسول ضلع گجرات میں داخلہ لیا (جو اس وقت پنجاب میں انجینئرنگ کا واحد سکول تھا۔) 1934-35ء میں دو سال تک انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کر کے فروری 1936ء میں مستقل اوورسیئر کا امتحان آنرز کے ساتھ پاس کیا جس میں 82 فیصد نمبر حاصل کئے۔ یہ اعزاز اس ادارے کا اعلیٰ ترین اعزاز تھا سکول کے اعزازی بورڈ پر آپ کا نام درج ہے۔

ملازمت

مستقل اوورسیئر کا کورس مکمل کرنے کے بعد گورنمنٹ کی طرف سے محکمہ انہار کے لئے دس پوسٹوں کے لئے اعلان ہوا۔ چنانچہ تیسری پوزیشن پر ملازمت کے لئے کامیابی حاصل ہوئی ابتدائی ملازمت میں ٹریننگ کے لئے ستیانہ بنگلہ لوئر گوگیرہ برانچ میں ڈیوٹی سپرد ہوئی۔ اس کے بعد پنجاب کے مختلف علاقوں میں محکمہ انہار میں جنوری 1946ء تک دس سال بطور مستقل اوورسیئر کے ملازمت جاری رہی۔

1933ء میں ایک موقعہ پر آپ کو لال حسین اختر صاحب کی کتاب ''ترک مرزائیت'' پڑھنے کو ملی۔ جس کے مندرجات کی کئی بار مطالعہ کرنے کے بعد نتیجہ یہ نکلا کہ احمدیت کی مخالفت نے دل میں جگہ بنالی۔ آپ نے بتایا کہ دوران تعلیم 1934ء میں ایک دفعہ اسی مخالفت کے غلبہ میں میں نے اپنے دوستوں سے کہا کہ مجھے کسی احمدی سے ملواؤ میں اس سے مقابلہ کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ وہیں پر نعمت علی صاحب بھی پڑھتے تھے۔ ان سے سامنا ہوا تو میں نے انہیں یوں کہا کہ ''تم مرزائی ہو میرے ساتھ بات چیت کرو'' انہوں نے جواب دیا کہ ''میں تو ابھی احمدی نہیں ہوا میرا چچا احمدی ہے۔ میں ابھی کتب پڑھ رہا ہوں۔'' دو اور لڑکے بھی احمدی وہاں پڑھتے تھے جن میں سے ایک مرزا صفدر جنگ ہمایوں صاحب بھی تھے۔ چنانچہ ان کے ساتھ احمدیت کے موضوع پر بات چیت ہوتی رہی۔ مگر احمدی نہ ہوا۔ بعد ازاں جوبلی جلسہ کے موقع پر دستی بیعت کا شرف حاصل ہوا۔

وقف زندگی

دسمبر 1945ء میں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں وقف زندگی کے لئے لکھا۔ جنوری 1946ء میں آپ کو قادیان طلب کیا گیا۔ بعد میں حضرت مصلح موعود نے آپ کا وقف منظور کر کے آپ کو باقاعدہ سلسلے کے تعمیراتی کاموں کی نگرانی سپرد فرمادی۔

عملی مصروفیات

سب سے پہلا پراجیکٹ جو آپ کے سپرد ہوا وہ قادیان میں تعلیم الاسلام کالج کی دوسری منزل کی تعمیر کا تھا۔ جسے مکمل کرنے کا موقع ملا۔ اس کے جلد بعد پاکستان بن گیا اور ربوہ آ گئے۔ ربوہ کی تعمیر کے موقع پر خدا کے فضل سے شہر کی Lay out کا سارا کام آپ کے ہاتھ سے انجام پایا۔ اس کے بعد بھی توسیعات ہوتی رہیں۔ جس کی Lay out آپ کو کرنے کا موقع ملتا رہا۔ نیز نئی کالونیوں کی تعمیر کے وقت بھی اس کام کے لئے آپ کی خدمات حاصل کی جاتی رہیں۔

عملی تعمیرات کے سلسلے میں آپ کو تحریک جدید انجمن احمدیہ کے دفاتر کی تعمیرات، تحریک جدید کے کچھ کوارٹرز، ایبٹ آباد میں جماعتی عمارات کی تعمیر، سندھ میں جماعتی تعمیرات جو تحریک جدید سے تعلق رکھتی ہیں کی نگرانی کا موقع ملتا رہا۔

ربوہ کی آبادی اور اس سے متعلق امور کی نگرانی کا کام دفتر کمیٹی آبادی کے سپرد ہے جو صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید انجمن احمدیہ کا مشترکہ ادارہ ہے۔ آپ ادارے میں لمبے عرصے سے بطور اوورسیئر کام کرتے رہے۔ اس عرصہ میں خدا تعالیٰ کے بے شمار افضال نازل ہوئے جن کا شکر بھی مکمل طور پر ادا نہیں کیا جا سکتا۔ پر قناعت خوشحال وقت گزرا۔ خدا نے اولاد دی جو اس کے فضل سے برسرروزگار ہے۔

جماعت کے ایسے بچے جو اوورسیئر بن رہے ہیں یا ڈپلومہ انجینئر ہیں ان کے لئے آپ نے پیغام دیا کہ ان کو مدنظر رکھنا چاہئے کہ وہ تشکر کے جذبہ کے طور پر مستقبل میں جماعت کی خدمت کا فرض بھی ادا کریں۔ کیونکہ جماعت ایسے دور میں داخل ہو چکی ہے جہاں اسے ہر قسم کے معاونین کی ضرورت ہے۔

دھاؤ
(Copper Tree)

یہ چھوٹے قد کا پودا ہے جس کی چھال دیکھنے میں سنہری نظر آتی ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے قدرت نے اس درخت کی چھال پر سونا بکھیر دیا ہو۔ دھاؤ بڑا خوشنما پودا ہے جسے پورے پنجاب میں کاشت کیا جاتا ہے۔ دھاؤ کے پتے موسم گرما شروع ہوتے ہی گرنا شروع ہو جاتے ہیں۔ اگست اور ستمبر کے دوران پودے پر پھول آتے ہیں جس سے یہ اور بھی خوبصورت نظر آتا ہے۔

درخواست دعا

❁ مکرم طاہر احمد منظور صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی اہلیہ محترمہ شاہدہ طیبہ صاحبہ بوجہ بلڈ کینسر بیمار ہیں ہومیو پیتھک علاج جاری ہے اور محض خدا تعالیٰ کے فضل سے روبصحت ہیں تمام احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ شافی مطلق خدا محض اپنے فضل سے معجزانہ طور پر شفائے کاملہ عاجلہ سے نوازے۔

❁ مکرم محمد سلطان خان صاحب کارکن دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میری والدہ محترمہ کو گزشتہ دنوں دل کی تکلیف ہوئی ہے فضل عمر ہسپتال کے CCU میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ مولا کریم میری والدہ محترمہ کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا کرے اور لمبی زندگی سے نوازے۔ آمین

❁ مکرم مظفر احمد صاحب کارکن دفتر وصیت صدر انجمن احمدیہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کا بیٹا عطاء القیوم خرم عرصہ ایک ماہ سے بیمار ہے دوران بیماری 4 مئی 2007ء کو اس پر فالج کا شدید اٹیک ہوا اور دائیں طرف سر تا پاؤں متاثر ہوا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے بیٹے کو صحت و تندرستی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

❁ مکرم نذیر احمد صاحب مغل پورہ لاہور سابق ناظم دفتر دارالذکر لاہور مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرم غلام مصطفےٰ صاحب کارکن نظارت مال خرچ ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی والدہ محترمہ نصیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم صوفی عنایت اللہ صاحب کے گردہ میں پتھری ہے جس کی وجہ سے شدید تکلیف ہے۔ علاج جاری ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا کرے۔

❁ مکرم شریف احمد صاحب باجوہ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی والدہ محترمہ مجیدہ بیگم صاحبہ بیمار ہیں احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نشہ ایک لعنت ہے

(بقیہ صفحہ 1)

NAT شیڈول برائے سال 2007-08

پہلی تاریخ 15 جولائی 2007ء۔ دوسری تاریخ 19۔ اگست 2007ء تیسری تاریخ 23 دسمبر 2007ء۔ چوتھی تاریخ 3 فروری 2008ء

پہلی تاریخ کیلئے فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 15 جون 2007ء ہے نیز یہ امر مدنظر رہے کہ ٹیسٹ سکور مؤثر رہنے کی مدت ایک سال تک ہے۔ مزید معلومات کیلئے درج ذیل ویب سائٹ ملاحظہ کریں۔ www.nts.org.pk

(نظارت تعلیم)

اردو ادیب محمد حسن عسکری

اردو کے نامور ادیب، نقاد اور افسانہ نگار جناب محمد حسن عسکری 15 مئی 1921ء کو الہ آباد میں پیدا ہوئے تھے اور انہوں نے 1942ء میں الہ آباد یونیورسٹی سے ہی انگریزی ادب میں ایم اے کیا۔ اس یونیورسٹی میں انہوں نے فراق گورکھپوری اور پروفیسر کرار حسین جیسے اساتذہ سے استفادہ کیا اور بعدازاں خود بھی تدریس کا پیشہ اختیار کیا جس کا سلسلہ ان کی وفات تک جاری رہا۔

محمد حسن عسکری نے بطور ادیب اپنے کیریئر کا آغاز ماہنامہ ساقی دہلی سے کیا تھا۔ اس رسالے میں شائع ہونے والی عسکری صاحب کی پہلی تحریر انگریزی سے ایک ترجمہ تھا جو نومبر 1939ء میں شائع ہوا۔ اس مضمون کا عنوان تھا ''محبوبہ آمون را'' اس کے بعد 1941ء اور 1942ء میں بالترتیب کرشن چندر اور عظیم بیگ چغتائی پر ان کے دو طویل مضامین شائع ہوئے۔ 1943ء میں فراق گورکھپوری نے ساقی میں ''باتیں'' کے عنوان سے مستقل کالم لکھنا شروع کیا۔ جس میں ان کی غیر حاضری میں عسکری صاحب نے بھی فروری 1943ء میں چند صفحات لکھے۔ چنانچہ جب فراق صاحب اس کالم سے دست کش ہو گئے تو دسمبر 1943ء سے یہ کالم عسکری صاحب لکھنے لگے جنوری 1944ء میں اس کالم کا عنوان جھلکیاں رکھ دیا گیا۔ یہ کالم 1947ء کے فسادات کے تعطل کے علاوہ کم و بیش پابندی سے نومبر 1957ء تک چھپتا رہا۔

قیام پاکستان کے بعد عسکری صاحب نے کچھ عرصہ لاہور میں گزارا۔ پھر وہ کراچی چلے آئے جہاں انہوں نے ایک مقامی کالج میں انگریزی ادب کے شعبہ سے وابستگی اختیار کی۔ اور اپنی وفات تک اسی شعبے سے وابستہ رہے۔

عسکری صاحب اردو کے ایک اہم افسانہ نگار تھے۔ ان کے افسانوں کا پہلا مجموعہ ''جزیرے'' 1943ء میں شائع ہوا تھا۔ 1946ء میں دوسرا مجموعہ ''قیامت ہم رکاب آئے نہ آئے'' شائع ہوا۔ ان کے تنقیدی مضامین کے مجموعہ ''انسان اور آدمی'' اور ''ستارہ اور بادبان'' ان کی زندگی میں اور ''جھلکیاں'' ''وقت کی راگنی'' اور ''جدیدیت اور مغربی گمراہیوں کی تاریخ کا خاکہ'' ان کی وفات کے بعد شائع ہوئے۔ اردو ادب کے علاوہ عالمی افسانوی ادب پر ان کی گہری نظر تھی۔ وہ فرانسیسی ادب سے بھی بہت اچھی طرح واقف تھے جس کا ثبوت ان تراجم سے ملتا ہے جو انہوں نے بودلیئر اور ستاں دال کے ناولوں ''مادام بواری'' اور ''سرخ و سیاہ'' کے نام سے کئے ہیں۔ آخری دنوں، میں عسکری صاحب مفتی محمد شفیع کی قرآن مجید کی تفسیر کا انگریزی میں ترجمہ کر رہے تھے۔ جن میں سے ایک جلد ہی مکمل ہو سکی۔

18 جنوری 1978ء اردو کے اس مشہور نقاد ادیب کی تاریخ وفات ہے۔

جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
شاہد اسٹیٹ ایجنسی مین بازار نشاط کالونی لاہور کینٹ
طالب دعا: شاہد مسعود اعوان
فون آفس: 0300-8180864-5745695

اللہ کا فضل، امام کی دعا، ڈاکٹر کی دوا۔ یہی تین نکات ہیں ضامن شفاء ☆ تشخیص، علاج، ادویات - اعلیٰ معیار اور دعا کے ساتھ

صحت افزا ٹانک (GHP-530/GH)
خالص اور متوازن غذا کی کمی دور کر کے آپ کو صحت، امنگ اور توانائی کا نیا خزانہ عطا کرتا ہے جس کی بدولت آپ زندگی کا بھرپور لطف اٹھانے کے قابل ہوجاتے ہیں صحت افزا ٹانک انتہائی مقوی اور بے مثال ہومیو پیتھک ٹانک ہے جو پورے جسمانی نظام کو طاقت پہنچا کر غیر متزلزل صحت اور بہتر قوت مدافعت کو یقینی بناتا ہے۔ دماغی، جسمانی اور اعصابی کمزوری کو دور کرتا ہے۔ بیماری کے بعد نقاہت، اضمحلال اور پژمردگی سے نجات دیتا ہے قبل از وقت بڑھاپے اور بالوں کو سفید ہونے سے روکتا ہے۔ صحت افزا ٹانک ہر قسم کے ذیلی اثرات اور ردعمل سے محفوظ ہے اور ہر عمر کے افراد اسے بآسانی استعمال کر سکتے ہیں۔ (رعایتی قیمت 25ML=/125 120ML=/500)

سپیشل ہومیو ہیئر اینڈ برین ٹانک (GHP 246/GH)
لمبے گھنے، سیاہ اور ریشمی بالوں کا راز
اس کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے مسلسل استعمال سے سر کی جلد اور سر کے بال دونوں صحت مند ہو جاتے ہیں۔ اس کے مختلف اجزاء بالوں کو قدرتی غذائیت فراہم کرتے ہیں جس کی بدولت بالوں کا وقت سے پہلے گرنا، ٹوٹنا یا سفید ہونا رک جاتا ہے، خشکی ختم ہو جاتی ہے دماغ کو طاقت ملتی ہے، بے خوابی اور سر درد دور کرنے میں مددگار ہے مختصر یہ کہ جیسے سمندر میں لاکھوں سیپیوں میں چند اپنے اندر موتی سموئے ہوتی ہیں اسی طرح یہ ہیئر آئل بالوں کیلئے بنے ہوئے ہزاروں قسم کے ہیئر آئلز میں اعلیٰ معیار کا تاج سجائے ہوئے ہے الغرض یہ تیل بالوں کی مضبوطی اور نشوونما کیلئے ایک لاثانی ٹانک ہے۔
(رعایتی قیمت 120ML =/250 روپے)

چھوٹے قد کا سپیشل علاج
ہارمونز، خون یا کیلشیم کی کمی، نا نسلوں کی سوزش، موروثی یا پرانے امراض کے بداثرات کی وجہ سے بچوں کے قد عمر کے مطابق چھوٹے رہ جاتے ہیں۔ اگر تین سال سے تیس سال کے عمر کے بچوں کو تین مختلف مؤثر مرکبات پر مشتمل ''چھوٹے قد کا سپیشل علاج'' کم از کم دو ماہ باقاعدہ استعمال کروا دیا جائے تو علاج کے دوران یا علاج مکمل ہونے کے بعد آٹھ ماہ کے عرصے میں اللہ کے فضل سے بچوں کے قد مناسب حد تک بڑھ جاتے ہیں نیز خون اور کیلشیم کی کمی دور ہو کر بچوں کی صحت بھی اچھی ہو جاتی ہے۔ (لڑکے اور لڑکی کی دوا الگ الگ ہے) تین مؤثر مرکبات پر مشتمل دو ماہ کا مکمل علاج رعایتی قیمت =/300 روپے

جرمن سیل بند پوٹینسی سے تیار کردہ
جرمن ہومیو فارمیسی کی زود اثر سیل بند پوٹینسی

دوائی کی طاقت	10ML گلاس	25ML پلاسٹک سپیشل
DL-30,200,1000	15/=	25/=
DL-10m,50m,cm	25/=	35/=

خوبصورت بریف کیس سیل بند ادویات کے ساتھ

120۔ ادویات	SPL10ML پلاسٹک	2000/=
120۔ ادویات	10ML گلاس	2200/=
120۔ ادویات	SPL25ML پلاسٹک	3000/=
240۔ ادویات	SPL10ML پلاسٹک	3400/=
80۔ مرکبات	SPL25ML پلاسٹک	2500/=
20۔ مرکبات	SPL10ML پلاسٹک	350/=

اس کے علاوہ جرمن سیل بند مفرد و مرکب ادویات مدر ٹنکچرز، بچی بوٹی، کاکیشیا سپیشل، ٹی بر سپیشل اور آپ کی ضرورت کے مطابق جملہ ہومیو پیتھک سامان و کتابیں رعایتی قیمت پر دستیاب ہیں

تمام امراض کے مؤثر علاج کیلئے تجربہ کار ہومیو پیتھک ڈاکٹرز موجود ہیں
نئے سال کا کیلنڈر اور کتابچہ ''صحت اور علاج'' مفت حاصل کریں
''تعطیل بروز جمعۃ المبارک''

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
ربوہ پوسٹ کوڈ: 35460 فیکس: 047-6212217

ڈگری کالج روڈ رحمٰن کالونی
فون: 047-6211399-6005666
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ
فون: 047-6212399-6005622

سانحہ ارتحال

مکرم طارق محمود جاوید صاحب نائب ناظر مال آمد تحریر کرتے ہیں کہ مکرم ملک محمد رفیق صاحب دارالصدر غربی قمر مورخہ 5 مئی 2007ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مختصر علالت کے بعد وفات پا گئے۔ آپ کی عمر 87 سال تھی اور آپ کے والد کا نام محترم ملک علی بخش صاحب نمبردار بھڑتانوالہ ضلع سیالکوٹ تھا۔ آپ کی نماز جنازہ 8 مئی 2007ء کو محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں پڑھائی۔ کثیر تعداد میں احباب جماعت جنازہ میں شریک ہوئے۔ آپ کو خداتعالیٰ نے اپنے فضل سے 20 سال کی عمر میں نظام وصیت میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم راجہ نصیر احمد صاحب نے ہی دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کے تمام بیٹے بیٹیاں اور آپ کے بھائی ملک عبدالحق صاحب بمعہ بچگان بروقت ربوہ پہنچ گئے تھے۔

محترم ملک صاحب ابتدائی جوانی میں ہی خدمت سلسلہ کے لئے حاضر ہو گئے تھے۔ آپ سب سے پہلے فرقان فورس میں خدمت سرانجام دیتے رہے اس کے بعد مرکز سلسلہ میں سکونت اختیار کی۔ آپ کو خداتعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے دور خلافت میں بطور افسر حفاظت خاص خدمت سر انجام دینے کی توفیق عطا فرمائی۔ 40 سال سے زائد عرصہ بطور صدر محلّہ دارالصدر غربی نہایت خوش اسلوبی سے ایک فیملی کی طرح سب کے ساتھ مل جل کر کام کرنے کی توفیق ملی۔ اسی طرح آپ کو خدام الاحمدیہ کے زمانہ میں 1952ء سے بطور معتمد، مہتمم اشاعت، صحت وجسمانی، مہتمم مال اور مہتمم وقار عمل کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ اسی طرح انصاراللہ مرکزیہ میں قائد مال کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ آپ نے اپنے پیچھے ایک بیوہ پانچ بیٹے اور پانچ بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں آپ سلسلہ کے فدائی اور خلافت سے محبت رکھنے والے تھے۔ صوم وصلوٰۃ کی سختی سے پابندی کرتے اور طبیعت میں مہمان نوازی کا جذبہ نمایاں تھا۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم ملک صاحب کے درجات کو بلند کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا

اپنے خون کا عطیہ دینے کے لئے فون نمبر 047-6215201 پر رابطہ کریں

ربوہ میں طلوع وغروب 15 مئی	
طلوع فجر	3:46
طلوع آفتاب	5:10
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	7:00

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

گارڈر سریا، ٹی آئرن، پلاسٹک رنگ وروغن، دروازے
چوہدری آئرن سٹور
بیرون غلہ منڈی سرگودھا 0483713984
طالب دعا: محمود احمد 300-9605517

البشیرز۔ اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گولبازار ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
شوروم چنیوٹ فون 049-4423173 ربوہ 047-6214510

معائنہ نظر بذریعہ کمپیوٹر
کنٹیکٹ لینز دستیاب ہیں
نعیم آپٹیکل سروس
ڈاکٹر نعیم احمد
عینکیں ڈاکٹری نسخہ کے مطابق لگائی جاتی ہیں
041-2642628
041-2613771
چوک کچہری بازار فیصل آباد

خوشخبری
عثمان الیکٹرونکس
سپلٹ اے سی کی تمام ورائٹی دستیاب ہے
Dawlance, Haier, Sabro, LG
Mitsubishi, Orient & Super Asia
اب مکمل ڈش Neoset ڈیجیٹل ریسیور کے ساتھ 4500/= میں لگوائیں
اس کے علاوہ: فریج فریزر، واشنگ مشین، ٹی وی، کوکنگ رینج، گیزر، مائیکرو ویو اوون اور دیگر الیکٹرونکس دستیاب ہیں۔
سونی ٹی وی پر اسپیشل ڈسکاؤنٹ محدود مدت کیلئے
طالب دعا: انعام اللہ
7231680
7231681
7223204
1-لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

برلنگ نیوز
احمدی احباب کیلئے
سپیشل شادی پیکج
ڈبل ڈور فریج نوفراسٹ 12CFT
کلر 21" T.V L.G/Samsung Flate
T.V ٹرالی
جوسر بلینڈر
ڈبل واشنگ مشین
الیکٹرک استری
سینڈوچ میکر
مائیکرو ویو اوون
صرف 42,000 میں حاصل کریں (فری ہوم ڈیلیوری لاہور میں)
اس کے علاوہ گیس اور الیکٹرک اپلائنسز کی مکمل ورائٹی کیلئے تشریف لائیں
پاکستان الیکٹرونکس
042-5118557
042-5124127
Mob:0321-4550127
1/26/2/c1 نزد گورنمنٹ چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور
طالب دعا: مقصود احمد ساجد (PEL)

سپر دھماکہ آفر
اب صرف 4500/= روپے میں مکمل ڈش لگوائیں Neosat ڈیجیٹل ریسیور کے ساتھ
سپلٹ اے سی صرف 13900/=-75. ٹن سپلٹ اے سی کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے
اس کے علاوہ: فریج، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، ٹی وی، کوکنگ رینج، روم کولر، گیزر، مائیکرو ویو اوون اور دیگر الیکٹرونکس کی اشیاء بازار سے بارعایت حاصل کریں۔
نیز اپنے کوکنگ رینج، واشنگ مشین، اے سی اور مائیکرو ویو اوون کی سروس اپنے گھر پر کروائیں
FAKHAR ELECTRONICS فخر الیکٹرونکس
PH:042-7223347,7239347,7354873
Mob:0300-4292348,9403614
1-لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

Study in Ireland
Visa Without Interview
(According to Embassy's Policy)
Griffith College Dublin
Admission open
September2007 intake
آئرلینڈ میں اعلیٰ تعلیم کے ساتھ ساتھ کام کر کے اپنی تعلیم کے اخراجات خود اٹھائیں
اور تعلیم کے بعد گرین کارڈ حاصل کریں۔
New Policy
Education Concern
Mr. Farrukh Luqman
829-C Faisal Town, Lahore.
Cell// 0302-8411770 Office# 042-5177124/5162310
Email: info@educationconcern.com
URL: www.educationconcern.com

نعمانی سیرپ
تیزابیت۔ خرابی ہضم۔ معدہ کی جلن کیلئے اکسیر ہے
NASIR ناصر
رجسٹرڈ گولبازار
ناصر دواخانہ ربوہ
PH:047-6212434 Fax:6213966

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن بخارا اصفہان، شجرکار، ڈبل نیبل ڈائز، کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130Fax:042-6368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
CELL#0300-4505055

گریس ایلومینیم
ہر قسم کی کھڑکیاں، دروازے، شاپ فرنٹ اینڈ بالکنڈز
پورے پاکستان میں ایلومینیم سے متعلقہ کام کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں۔
فون: 042-5153706
17-10-B-1 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
موبائل 0321-4469866-0300-9477683

دلہن جیولرز
Mob:0300-4742974
TEL:042-6684032
Mob: 0300-9491442
طالب دعا: نذیر احمد، حفیظ احمد
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای میل ایڈریس پر بھیجئے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

CPL-29FD

شاہد الیکٹرک سٹور
ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے
متصل احمدیہ بیت الفضل
گول امین پور بازار فیصل آباد
پروپرائٹر: میاں ریاض احمد فون: 2632606-2642605